پتہ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ رجسٹرڈ ایل ۱۴۰

THE ALFAZL QADIAN قادیان بٹالہ

اخبار الفضل

ہفتہ میں دو بار

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی ٭ اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۳۵	مورخہ ۲ ۔ نومبر ۱۹۲۳ء	یوم جمعہ	مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

المدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت چند روز سے ناساز ہے ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں ۔

جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر و بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کارخانہ پر آگرہ تشریف لے گئے ہیں ۔

جوگی اللہ یار صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کر کے یہاں سے واپس چلے گئے ہیں ۔

جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب صاحبزادی اہلیہ سید محمود اللہ شاہ صاحب فوت ہوگئی ہیں ۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پڑھایا ۔

نظم

مجاہدین اسلام کی شان میں

تراوشِ بادۂ شوق

خواب میں کیا دیکھتا ہوں ۔ کہ برادر محمد امین خاں ایک کاغذ نہایت غور سے خوب مزے لے لے کر پڑھ رہے ہیں ۔ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر میں نے جھک کے پوچھا ۔ خاں صاحب یہ کیا ہے ۔ کہنے لگے ۔ آپ ہی کی غزل تو ہے ان اشعار پر میری نظر پڑی ۔ مگر میں انہیں اچھی طرح پڑھ نہ سکا ۔ آنکھ کھلی تو یہ مطلع زبان پر تھا اسلئے چاہا ۔ کہ عالم مثال کی ایک بات عالم شہود میں آجائے (اکمل)

قادیان اک باغ ہے اس باغ میں انگور بھی
شیشہ بھی ساغر بھی ہے مے بھی ساقی مخمور بھی

برسرِ بام آکے ہے جلوہ فگن حسنِ ازل
دیکھنے والوں میں ہے یہ عاشق مہجور بھی

امت احمد ہوں میں موسیٰ دیکھے ہو چکے
طور بھی موجود ہے یاں اور شمع طور بھی

ہم پرانے عشق بازوں سے وہ کیوں چھپنے لگے
آخر اک دن دیکھ لیں گے جلوۂ مستور بھی

کچھ تو یہ ہے یار پہلو میں نہ ہو تو مطلقا
کچھ مزا دیتا نہیں افشردۂ انگور بھی

محتسب جانے بھی دے گر ہو گئی مجھ سے خطا
ہوتے ہیں دنیا ہی میں معذور بھی مجبور بھی

عید[1] کے دن منہ چھپائے جا رہے ہو جان من
آؤ لگ جاؤ گلے موقعہ بھی ہے دستور بھی

اتحاد ہندو و مسلم کی اس بنیاد پر
ایک مذبح چاہیئے اور اک بت مغرور بھی

آگرے میں لشکر محمود نے بت توڑ کر
اب سنا ہے چھاؤنی ڈالی ہے گورکھپور بھی

ع۱ قرآن مجید امام کی صحبت قدسی سے ہی سمجھ میں آتا ہے ۔ ع۲ بعض اوقات بدنداقی میرے نام پیغام طعن لاتی ہے ۔ تو بہت رنج ہوتا ہے ۔ مامور کا زمانہ مومنوں کے لئے عید کا دن

205

تار کا پتہ "الفضل قادیان بٹالہ"

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ۱؎

اخبار

ہفتہ میں دو بار

الفضل

قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی ❊ اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۳۵	مورخہ ۲۔ نومبر ۱۹۲۳ء	یوم جمعہ	مطابق ۲۲۔ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

المسیح علیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت چند روز سے ناساز ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر و بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کار خاص پر آگرہ تشریف لے گئے ہیں۔

جوگی اللہ یار صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کر کے یہاں سے واپس چلے گئے ہیں۔

جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب صاحبزادی اہلیہ میر محمود اللہ شاہ صاحب فوت ہو گئی ہیں۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح

نظم

مجاہدین اسلام کی شان میں

تراوشِ بادۂ شوق

خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ برادر محمد امین خاں ایک کاغذ نہایت غور سے خوب مزے لے لے کر پڑھ رہے ہیں۔ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر میں نے جھک کے پوچھا۔ خاں صاحب یہ کیا ہے۔ کہنے لگے۔ آپ ہی کی غزل تو ہے ان اشعار پر میری نظر پڑی۔ مگر میں انہیں اچھی طرح پڑھ نہ سکا۔ آنکھ کھلی تو یہ مطلع زبان پر تھا اسلئے چاہا۔ کہ عالم مثال کی ایک بات عالم شہود میں آجائے (ا کمل)

قادیان اک باغ ہے اس باغ میں انگور بھی
شیشہ بھی ساغر بھی ہے مے بھی ساقی مخمور بھی

برسرِ بام آکے ہے جلوہ فگن حسنِ ازل
دیکھنے والوں میں ہے یہ عاشق مہجور بھی

امتِ احمدؐ ہوں میں موسیٰ و عیسےٰ ہو چکے
طور بھی موجود ہے یاں اور شمعِ طور بھی

ہم پرانے عشق بازوں سے وہ کیوں چھپنے لگے
آخر اک دن دیکھ لیں گے جلوۂ مستور بھی

سچ تو یہ ہے یار پہلو میں نہ ہو تو مطلقاً
کچھ مزا دیتا نہیں افشردۂ انگور بھی

محتسب جانے بھی دے گر ہو گئی مجھ سے خطا
ہوتے ہیں دنیا ہی میں معذور بھی مجبور بھی

عیدؑ کے دن منہ چھپائے جا رہے ہو جان من
آؤ لگ جاؤ گلے موقعہ بھی ہے دستور بھی

اتحادِ ہندو مسلم کی اساس بنیاد پر
ایک مذبح چاہیئے اور اک بتِ مغرور بھی

آگرے میں لشکرِ محمود نے بت توڑ کر
اب سُنا ہے چھاؤنی ڈالی ہے گورکھپور بھی

ع۱ قرآن مجید ... قدسی سے ہی سمجھ میں آتا ہے ؛ ع۲ بعض اوقات بدنداقی میرے نام پیغام طعن لاتی ہے۔ نوبت رنج ہوتا ہے۔ مامور کا زمانہ مومنوں کے لئے عید کا دن

خوب چمکے حضرت نیّر بلالی شان میں
مرحبا کہتی ہے روحِ حضرتِ مغفور بھی
کلبۂ تاریک میں ہے روشنی ہی روشنی
کوئی دن میں آرہے ہیں صادقِ پُرنور بھی
اے ترے صدقے بخارا کے سفیرِ دلنواز
حلقۂ زنجیر میں دیکھی تھی چشمِ حور بھی!
سات زندانوں میں دیکھیں تونے جو آزادیاں
کیا بھلا دیکھینگے ان کو قیصر و فغفور بھی
تم ہمارے ساتھ تھے اور ہم تمہارے ساتھ تھے
اپنے اپنے ہوتے ہیں نزدیک بھی اور دور بھی
باغ میں کس رشکِ گل کی آمد آمد ہو کہ آج
آنکھیں کھولے تک رہی ہے نرگسِ مخمور بھی
تو ہے کشتیبان میرا پھر مجھے اندیشہ کیا
ہے اگر طوفان زوروں پر۔ شبِ دیجور بھی
اے محرّم کے فدائی! اب بہت تو رو چکا
چاہیئے کچھ تو زمانِ عیش کا مذکور بھی
اے مسیحائے زماں کیا عرض کر سکتا ہوں میں
تیری چوکھٹ پر پڑا ہے اکمل رنجور بھی

موضع اسپار میں شدھی ٹوٹ گئی
۵۲ مرتد داخل اسلام ہوئے

صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ انسپکٹر احمدی مجاہدین ضلع متھرا بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل سے شدھی کو ہر جگہ شکست ہو رہی ہے ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو ملکانوں کے چودہ خاندان جو کہ ۵۲ نفوس پر مشتمل ہیں۔ جناب چودھری فتح محمد خانصاحب سیال۔ ایم۔ اے۔ امیر احمدی وفد المجاہدین کے ہاتھ پر موضع اسپار ضلع متھرا میں مشرف باسلام ہوئے۔ مرتدوں وغیرہ نے نومسلموں کے ساتھ بائیکاٹ کر دیا ہے۔ اور پیشہ ور قوموں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ نومسلموں کا کوئی کام نہ کریں۔

کانگریس کمیٹی کی مداخلت کی سخت ضرورت ہے ؛

اخبار احمدیہ

کانشی پور ضلع نینی تال میں احمدیت

بھائی مولا بخش صاحب کی کوشش سے مندرجہ ذیل احباب نے بیعت کی ؛

(۱) چھوٹے شاہ ولد سکندر شاہ ساکن کرن پور تحصیل کاشی پور (۲) بھجلہ ولد تیجو ساکن کرن پور۔ نمبردار (۳) نبی بخش ولد عبداللہ ساکن کرن پور (۴) احمد غنی ولد ننھے خاں ساکن کرن پور (۵) بشیر احمد ولد چھوٹے شاہ ساکن کرن پور (۶) محمد علی ولد الٰہی بخش ساکن کرن پور۔ (۷) منگو ولد خدا بخش ساکن کرن پور ؛

آپ کا تابعدار مرزا محمد افضل بیگ از کاشی پور ؛

اعلان نکاح

(۱) میرے خلف الرشید مسمی عنایت اللہ طالب علم الف۔ ایس۔ سی کا نکاح غلام فاطمہ دختر بابو نذر میراں صاحب قریشی آئی سی۔ جی سے پندرہ صد روپیہ مہر پر میانوالی میں چودہری صادق علی صاحب تحصیلدار نے بتاریخ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۳ء کو پڑھا۔ خدا مبارک کرے۔ آمین ثم آمین ؛

شیخ عطاء اللہ احمدی نومسلم ریلوے گارڈ۔ ملکوال ضلع گجرات

(۲) آمنہ بیگم بنت مرزا محمود بیگ صاحب گوجرہ کا نکاح سید مہدی حسین صاحب ولد سید ولائت شاہ صاحب ساکن انبالہ سے ایک ہزار مہر پر ہوا۔ خدا مبارک کرے ؛

(۳) حافظ سخاوت علی صاحب احمدی شاہجہان پوری کا نکاح ناصرہ بیگم بنت جہانگیر خاں سکنہ بیدہ پور ضلع لکھیم پور سے بعوض حق مہر مبلغ تین صد پر ۱۲ ستمبر ۱۹۲۳ء کو پڑھا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دین و دنیا کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین ؛ غریب فنڈ کیلئے ۲ روپے وصول ہوئے ؛

ولادت

عزیز میاں محمد یوسف (سپرنٹنڈنٹ ایلکشن کمشنرز آفس پنجاب) کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسرا فرزند عطا فرمایا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد یحییٰ رکھا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز بخشے۔ اور نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین ؛

سیال ہدایت اللہ گورنمنٹ پنشنر۔ مزنگ ؛

اعلان متعلق نماز جنازہ

اگرچہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ لیکن چونکہ بعض اصحاب اخبار میں اعلان نماز جنازہ کے لئے اصرار کرتے ہیں۔ اور عدم تعمیل پر ناراض ہوتے ہیں۔ اس لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ سوائے اس اعلان کے جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد ہو۔ یا جو جنازہ حضور خود پڑھائیں۔ اور کوئی اعلان اخبار میں درج نہیں ہوگا نیز دعا کی درخواستوں کے متعلق بھی یہی گذارش ہے ؛

تلاش علم پتہ

ایک صاحب مسمی غلام حسین صاحب جو کچھ عرصہ ہوا ملک صاحب خان صاحب نون کے مربعوں پر مختار عام بھی رہے ہیں۔ ان کا پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی کو اُن کا پتہ معلوم ہو۔ تو مطلع فرماویں۔ نیز اگر کسی کو ملیں۔ تو انہیں تاکید کردیں۔ کہ وہ فوراً قادیان پہنچیں۔ ان کی بہت تلاش کی جا رہی ہے۔

ناظر امور عامہ

اشتہار دینے والے غور سے پڑھیں

بعض اشتہاروں کے ارد گرد سیاہ لکیر دیکھ کر بالعموم سبھی مشتہرین نے یہ اصرار شروع کیا ہے۔ کہ ہمارے اشتہار کے گرد بھی سیاہ لکیر ہو۔ اس طرح پر الفضل کے دونو صفحے مجھے سیاہ کروا دینے چاہئیں۔ جو ٹھیک نہیں۔ اسلئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ آج سے بعد کسی اشتہار کے گرد یہ امتیازی نشان نہیں ہوگا۔ اِلّا اس صورت میں کہ وہ ڈیوڑھی اُجرت ادا کرے ؛ (مینیجر الفضل)

مینیجر کا نہایت ہی ضروری اعلان قابل توجہ خریداران الفضل

حضرات! آپ کے پتوں کی چٹیں نئی چھپوائی گئی ہیں۔ مہربانی فرما کر آپ اپنا اپنا پتہ پڑھ کر اچھی طرح سے دیکھ لیں۔ اگر کوئی غلطی ہو۔ تو اطلاع دیں۔ تاکہ تصحیح ہو جائے اس اعلان کے بعد اگر غلط پتہ ہونیکی وجہ سے اخبار نہ پہنچا۔

خوب چمکے حضرت نیّر بلالی شان میں
مرحبا کہتی ہے روحِ حضرتِ مغفور بھی
کلبۂ تاریک میں ہے روشنی ہی روشنی
کوئی دن میں آ رہے ہیں صادقِ پُرنور بھی
اے ترے صدقے بخارا کے سفیر دلنواز
حلقۂ زنجیر میں دیکھی تھی چشمِ حور بھی!
سات زندانوں میں دیکھیں تو نے جو آزادیاں
کیا بھلا دیکھینگے ان کو قیصر و فغفور بھی
تم ہمارے ساتھ تھے اور ہم تمہارے ساتھ تھے
اپنے اپنے ہوتے ہیں نزدیک بھی اور دور بھی
باغ میں کس رشکِ گل کی آمد آمد ہے کہ آج
آنکھیں کھولے تک رہی ہے نرگسِ مخمور بھی
تو ہے کنتیبان میرا پھر مجھے اندیشہ کیا
ہے اگر طوفان زوروں پر شبِ دیجور بھی
اے محرّم کے فدائی اب بہت تُو رو چکا
چاہیئے کچھ تو زمانِ عیش کا مذکور بھی
اے مسیحائے زماں کیا عرض کر سکتا ہوں میں
تیری چوکھٹ پر پڑا ہے اکمل رنجور بھی

موضع اسپار میں شدھی ٹوٹ گئی
۵۲ مرتد داخل اسلام ہوئے

صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس سی۔ انچارج احمدی مجاہدین ضلع متھرا بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل سے شدھی کو ہر جگہ شکست ہو رہی ہے ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو ملکانوں کے چودہ خاندان جو کہ ۵۲ نفوس پر مشتمل ہیں۔ جناب چودھری فتح محمد خان صاحب سیال۔ ایم۔ اے۔ امیر احمدی وفد المجاہدین کے ہاتھ پر موضع اسپار ضلع متھرا میں مشرف باسلام ہوئے۔ مرتدوں کے دوسروں نے نومسلموں کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ اور ہندو قوموں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ نومسلموں کا کوئی کام نہ کریں۔

کانگریس کمیٹی کی مداخلت کی سخت ضرورت ہے ؛

اخبار احمدیہ

کانتی پور ضلع نینی تال میں احمدیت

بھائی سوہن بخش صاحب کی کوشش سے مندرجہ ذیل احباب نے بیعت کی ؛

(۱) چھوٹے شاہ ولد سکندر شاہ ساکن کرن پور تحصیل کاشی پور (۲) بھلہ ولد تیجو ساکن کرن پور۔ نمبردار (۳) نبی بخش ولد عبد اللہ ساکن کرن پور (۴) احمد غنی ولد ننھے خاں ساکن کرن پور (۵) بشیر احمد ولد چھوٹے شاہ ساکن کرن پور (۶) محمد علی ولد الٰہی بخش ساکن کرن پور۔ (۷) منگو ولد خدا بخش ساکن کرن پور ؛

آپ کا تابعدار مرزا محمد افضل بیگ از کاشی پور ؛

اعلان نکاح

(۱) میرے خلف الرشید مسمی عنایت اللہ طالب علم ایف۔ ایس سی کا نکاح غلام فاطمہ دختر بابو نذر میراں صاحب قریشی آئی سی۔ جی سے پندرہ صد روپیہ مہر پر میانوالی میں چودھری صادق علی صاحب تحصیلدار نے بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۳ء کو پڑھا۔ خدا مبارک کرے۔ آمین ثم آمین ؛

شیخ عطاء اللہ احمدی نومسلم ریلوے گارڈ۔ ملکوال ضلع گجرات

(۲) آمنہ بیگم بنت مرزا محمود بیگ صاحب گوجرہ کا نکاح سید مہدی حسین صاحب ولد سید ولایت شاہ صاحب ساکن انبالہ سے ایک ہزار مہر پر ہوا۔ خدا مبارک کرے ؛

(۳) حافظ سخاوت علی صاحب احمدی شاہجہان پوری کا نکاح ناصرہ بیگم بنت جہانگیر خاں ساکنہ بیدہ پور ضلع لکھیم پور سے بعوض حق مہر مبلغ تین صد پر ۱۲ ستمبر ۱۹۲۳ء کو پڑھا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دین و دنیا کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین ؛ غریب فنڈ کیلئے ۱۲ روپیہ وصول ہوئے ؛

ولادت

عزیز میاں محمد یوسف (سپرنٹنڈنٹ الیکشن کمشنر آفس پنجاب) کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسرا فرزند عطا فرمایا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد یحییٰ رکھا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز بخشے۔ اور نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین ؛

میاں ہدایت اللہ گورنمنٹ پنشنر۔ مزنگ ؛

اعلان متعلق نماز جنازہ

اگرچہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ لیکن چونکہ بعض اصحاب اخبار میں اعلان نماز جنازہ کے لئے اصرار کرتے ہیں۔ اور عدم تعمیل پر ناراض ہوتے ہیں۔ اس لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ سوائے اس اعلان کے جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد ہو۔ یا جو جنازہ حضور خود پڑھائیں۔ اور کوئی اعلان اخبار میں درج نہیں ہوگا نیز دعا کی درخواستوں کے متعلق بھی یہی گذارش ہے ؛

تلاش علم پتہ

ایک صاحب مسمی غلام حسین صاحب جو کچھ عرصہ ہوا ملک صاحب خان صاحب نون کے مربعوں پر مختار عام بھی رہے ہیں۔ ان کا پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو مطلع فرماویں۔ نیز اگر کسی کو ملیں۔ تو انہیں تاکید کر دیں۔ کہ وہ فوراً قادیان پہنچیں۔ ان کی بہت تلاش کی جا رہی ہے

ناظر امور عامہ

اشتہار دینے والے غور سے پڑھیں

بعض اشتہاروں کے ارد گرد سیاہ لکیر دیکھ کر بالعموم سبھی مشتہرین نے یہ اصرار شروع کیا ہے۔ کہ ہمارے اشتہار کے گرد بھی سیاہ لکیر ہو۔ اس طرح پر الفضل کے دو صفحے مجھے سیاہ کروا دینے چاہئیں۔ جو ٹھیک نہیں۔ اسلئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ آج سے بعد کسی اشتہار کے گرد یہ امتیازی نشان نہیں ہوگا۔ الّا اس صورت میں کہ وہ ڈیوڑھی اجرت ادا کرے۔ (مینجر الفضل)

مینجر کا نہایت ہی ضروری اعلان
قابل توجہ خریداران الفضل

حضرات! آپ کے پتوں کی چٹیں نئی چھپوائی گئی ہیں۔ مہربانی فرما کر آپ اپنا اپنا پتہ پڑھ کر اچھی طرح سے دیکھ لیں۔ اگر کوئی غلطی ہو۔ تو اطلاع دیں۔ تاکہ تصحیح ہو جائے اس اعلان کے بعد اگر غلطی پر [illegible] سے اخبار نہ پہنچا۔

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم
یوم جمعہ۔ قادیان دارالامان۔ مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۲۳ء

آریوں کی شر انگیز تحریریں

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

آریوں کی دل آزار اور شر انگیز تحریروں کے متعلق ہم "الفضل" کے گذشتہ دو پرچوں میں کسی قدر روشنی ڈال چکے ہیں۔ ہر ایک شخص جس کی نظر سے وہ تحریریں گذریں گی۔ حیران اور ششدر رہ جائیگا اور بے اختیار بول اُٹھے گا۔ کہ کیا گورنمنٹ ان تحریروں کو نہیں دیکھتی؟ اور اگر دیکھتی ہے۔ تو اس نے انکے خلاف کیا کاروائی کی ہے۔ مگر اس کا جواب صاف ہے۔ اگر گورنمنٹ نے کچھ کاروائی کی ہوتی۔ تو ہمیں اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہی کیوں پیش آتی رنج اور افسوس کی بات یہی ہے۔ کہ اخبار "پیغام صلح" پر تو ایک جوابی مضمون ہندوؤں کی کتب کے حوالوں سے لکھنے کی وجہ سے مقدمہ دائر کیا جاتا ہے۔ مگر آریوں کو محض بدزبانی اور کھلی شر انگیزی کرنے پر پوچھا نہیں جاتا۔ اور نہ صرف یہی نہیں بلکہ اتنا بھی نہیں کیا جاتا۔ کہ آیندہ کے لئے ہی بدزبانی اور دل آزاری سے روک دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ آریہ بدزبانی میں دن بدن زیادہ تیز ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات کو زیادہ زور کے ساتھ پامال کر رہے ہیں۔ اور اس کیلئے ایسے شرمناک طریق اختیار کر رہے ہیں۔ جو انسانیت اور شرافت سے قطعاً دور ہیں۔ اس کے ثبوت میں ہم ایک نئے ٹریکٹ کو پیش کرتے ہیں۔ جو حال میں ویدک پریس میں چھپ کر بیس ہزار کی تعداد میں شائع ہوا ہے۔ اور جس کا نام اس کے بدزبان مصنف "بجوشاہم" نے اپنے نام کی مناسبت سے "جزبٹ" رکھا ہے۔

اس میں کیا ہے۔ صرف یہ کہ آدم صفی اللہ سے لے کر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تک کے تمام عظیم الشان انبیاء کے حق میں سب وشتم اور بدزبانی اور افترا پردازی کی گئی ہے۔ اور شرارت کی انتہا یہ ہے۔ کہ اس میں مخاطب تو مسلمانوں کو کیا گیا ہے۔ لیکن انبیاء کرام کو گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کے لئے بائیبل کی آڑ اختیار کی گئی ہے۔ حالانکہ مسلمان موجودہ بائیبل کو قطعاً قابل سند نہیں مانتے۔ اور نہ اس کا کوئی حوالہ اسلام کے خلاف قابل حجت ہو سکتا ہے۔ اور یہ ایسی صاف بات ہے۔ کہ مذہبی دنیا سے ذرا بھی واقفیت رکھنے والا انسان اس کو جانتا ہے۔ اور خوب اچھی طرح سمجھتا ہے۔ کہ موجودہ بائیبل پر جس قدر زبردست اعتراض اور پر زور تنقید مسلمان کرتے ہیں۔ ایسی دیگر مذاہب کے لوگوں نے آج تک نہیں کی۔ پس جس کتاب کو خود مسلمان ناقابل اعتبار قرار دیتے ہیں۔ اور جس کو ترک کرنے کے لئے عیسائیوں پر زور دیتے رہتے ہیں۔ ان پر اس کا محرف مبدل ہونا۔ اس کی تعلیم کا ناقابل عمل ہونا۔ اور اس کے بیانات کا غیر صحیح ہونا ثابت کرتے رہتے ہیں۔ اسی کو لے کر اور اسی کے حوالوں کو پیش کر کے مسلمانوں کے اعتقادات پر حملے کرنا۔ مسلمانوں کے بزرگوں کے متعلق بدزبانی کرنا۔ مسلمانوں کے نبیوں کی شان میں بیہودہ سرائی کرنا حد درجہ کی کمینگی اور شرارت نہیں تو اور کیا ہے اس سے اتنا تو صاف ظاہر ہے۔ کہ آریوں کو اسلام کی تبرکیا تعلیم پر اعتراض کرنے اور مقدس انبیاء کے خلاف بدزبانی کرنے کے لئے مسلمانوں کی مسلمہ کتب سے کوئی بات ہاتھ نہیں آئی۔ اور اسی لئے انہوں نے بائیبل کو لے کر مسلمانوں پر اعتراض کئے ہیں۔ لیکن یہ بھی صاف بات ہے۔ کہ مسلمانوں کی دل آزاری اور دل شکنی کا یہ طریق ایجاد کرنے میں وہ اپنے گورو پنڈت دیانند صاحب سے بھی ایک قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔ کیونکہ پنڈت صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں جہاں عیسائیت اور اسلام پر اعتراض کرنیکے لئے علیحدہ علیحدہ باب باندھے ہیں۔ وہاں تیرھویں باب میں بائیبل پر اعتراض کرتے ہوئے صرف عیسائیوں اور یہودیوں کو مخاطب کیا ہے۔ مسلمانوں کا نام تک نہیں لیا۔ اور چودھویں باب میں جو مسلمانوں کے خلاف ہے۔ لکھا ہے

"یہ چودھواں باب مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھا ہے۔ وہ صرف قرآن کے رُو سے لکھا گیا ہے۔ کسی اور کتاب کے عقائد کے رو سے نہیں کیونکہ مسلمان قرآن ہی پر پورا اعتقاد رکھتے ہیں اگرچہ مختلف فرقے ہونے کے باعث کسی خاص لفظ کے معنی وغیرہ میں اختلاف رکھیں۔ تو بھی قرآن کے بارہ میں سب متفق ہیں"

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۲۳ ایڈیشن چہارم

اس سے ظاہر ہے۔ کہ پنڈت دیانند جیسا انسان جو اسلام پر واہی تباہی اعتراض کرنے کا بڑا شایق تھا۔ اس نے بھی بائیبل کے رو سے مسلمانوں پر کوئی اعتراض کرنا مناسب نہ سمجھا۔ لیکن اب اس کے چیلوں کو دیکھئے۔ مخاطب تو مسلمانوں کو کیا جاتا ہے اعتراض تو اسلام پر کئے جاتے ہیں۔ لیکن حوالے بائیبل کے پیش کرتے ہیں۔ اور بائیبل کے قصوں کو مسلمانوں کے سر منڈھتے ہیں۔ اس امر کی لغویت سے وہ بھی واقف ہیں۔ اور وہ اپنے گورو کے طرز عمل سے اور اس کے الفاظ سے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ مسلمانوں پر اعتراض کرنے کیلئے صرف قرآن کریم ہی مد نظر رہنا چاہیئے لیکن جن لوگوں کی غرض شرارت اور دل آزاری ہو۔ وہ

فتنہ وفساد کھڑا کرنا اپنا مدعا سمجھتے ہوں۔ انہیں یہ دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ کہ جو کچھ ہم لکھتے ہیں۔ وہ دوسرے کے اعتقادات میں ہے بھی یا نہیں۔ انہیں تو گالیاں دینے اور بکواس کرنیکے لئے کوئی بہانہ چاہیئے۔ خواہ وہ کتنا ہی لغو اور بیہودہ کیوں نہ ہو۔ یہی بات ٹریکٹ "جرپٹ" میں پائی جاتی ہے۔

ذیل میں اس ٹریکٹ سے چند اقتباسات اس لئے درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ذمہ دار حکام ان کو دیکھیں۔ اور اندازہ لگائیں۔ کہ مسلمانوں کی دل آزاری کا یہ نیا طریق جو آریوں نے اختیار کیا ہے۔ یہ کس قدر فتنہ انگیز اور تباہ کن ہے۔ اور اگر اس کا انسداد نہ کیا گیا۔ تو نہایت خطرناک نتائج پیدا ہونگے۔

لالہ "بوٹارام" اپنی "جرپٹ" میں لکھتے ہیں۔

(۱) اس پہلو میں سب سے بڑا گناہ تمہارے ابا محمد نے کیا ہے۔ جس کا قرآن بائبل کے غلط سلط حوالوں سے بھرا پڑا ہے۔ مثال کے طور پر کیا قرآن میں لوط کا یہ قصہ نہیں۔ کہ اس نے سدوم کے بدمعاش لوگوں کو اپنی نوجوان کنواری لڑکیاں بدفعلی کے لئے پیش کی تھیں۔ کیا داؤد کا وہ قصہ نہیں۔ جس میں اس نے حتی اوریاہ نامی اپنے پڑوسی کی جورو چھین لی تھی۔ اور اس غریب کو دھوکے سے مروا دیا تھا۔ اور داؤد کی اسی معشوقہ سے سلیمان نبی پیدا ہوا تھا؟ کیا قرآن میں موسٰے کے وہ تمام قصے درج نہیں۔ جو بائبل میں مندرج ہیں" ص

یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ کہ قرآن کریم میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ اگر کسی آریہ میں ہمت ہے۔ تو سامنے آئے۔ اور اس بکواس کو ثابت کرے۔ دراصل قرآن کریم کا نام یونہی لے دیا گیا ہے۔ اور بائبل کی باتوں کو مسلمانوں کے سر تھوپا گیا ہے۔ چنانچہ آگے چل کر صاف ظاہر ہو گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:-

(۲) "تم ابراہیم کو جس نے اپنی بیوی کو بہن بنا کر ایک نہیں بلکہ دو مرتبہ غیر مردوں کے حوالہ کر کے انعام واکرام حاصل کیا۔ اپنا بزرگ اور نبی مانتے ہو۔ کیا تم اسحاق کو جو اپنی بیوی کو بہن بھی کہتا تھا۔ اور اس سے ہمبستر بھی ہوتا تھا۔ اپنا بزرگ اور نبی ماننے سے انکار کرتے ہو۔ مگر تمہارے انکار کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ جب کہ تمہارے بزرگ محمد نے ان کو اپنا بزرگ اور نبی تسلیم کر کے اپنا شجرہ نسب ان کے خاندان سے ملایا ہو" ص

(۳) "تم بائبل کو قصے کہانیاں کہتے ہو مگر تمہارے باوا محمد نے تو ان کو اصلی اور سچے واقعات مانا ہے۔ ورنہ وہ بائبل کو الہامی ہرگز نہ کہتا۔ اور یہ دراصل ہیں بھی اصلی واقعات" ص

(۴) "کیا قرآن میں آدم کے بیٹوں ہابیل اور قابیل کا اپنی سگی بہن پر عاشق ہونے اور قابیل کے ہابیل کو مار ڈالنے کا قصہ درج نہیں؟ قرآن میں یہ واقعات مختصراً مگر بائبل میں مکمل اور مفصل موجود ہیں۔ قرآن میں اختصار کرنے کی بھی دو وجوہات ہیں۔ اوّل یہ کہ موجودہ قرآن وہ اصلی قرآن ہی نہیں جو محمد پر نازل ہوا تھا۔ بلکہ اس کا ایک بڑا حصہ بکری کھا گئی۔ شاید یہ مفصل حالات بھی بکری کے پیٹ میں چلے گئے ہوں۔ دوم یہ کہ محمدؐ کو اپنے ہی جھگڑوں سے فرصت نہ تھی۔ اس کی اپنی ہی ضروریات اس قدر زیادہ تھیں کہ الہام کرتے کرتے خدا تنگ آجاتا تھا" ص

(۵) "بائبل نے وہ واقعات بلا کم وکاست درج کر دیئے ہیں۔ جو مسلمانوں کے بزرگوں یعنی خاندان ابراہیم کی زناکاری اور بدمعاشی سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً آدم کے دو بیٹے اپنی سگی بہن پر عاشق ہوئے۔ اور ایک نے دوسرے کو عشق کی وجہ سے مار ڈالا" ص

(۶) "ابراہیم نے جو محمدؐ کا بزرگ اور مسلمانوں کا نبی تھا۔ اپنی بیوی سرہ کو دو مرتبہ بہن بنا کر غیر مردوں کے حوالہ کر کے انعام اکرام پایا" ص

(۷) "یعقوب مسلمانوں کا مسلمہ بزرگ اور خاندان ابراہیم کا ایک چمکتا ہوا ستارہ تھا اس کے ایک روبن نامی بیٹے نے اس کی ہی حرم سے بدفعلی کی۔ یعنی اپنی ماں سے ہمبستر ہوا۔ اور یعقوب کے دوسرے بیٹے یہودا نے اپنے بیٹے کی بہو تمر کے ساتھ ایک بکری کے بچہ کی عوض میں بدفعلی کی۔ اور ضمانت کے طور پر اپنی کئی چیزیں اس کے پاس گروی رکھیں" ص

(۸) "ابراہیم کے سگے بھتیجے لوط نے پہلے تو اپنی دو لڑکیاں سدوم کے بدمعاشوں کو بدفعلی کے لئے پیش کیں۔ جو اس کے مہمانوں سے بدفعلی کرنا چاہتے تھے۔ پھر لوط نے خود شراب پی کر اپنی انہی دونوں لڑکیوں سے ہمبستری کر کے اولاد پیدا کی۔ جو یقیناً اب بھی موجود ہوگی" ص

(۹) "(بائبل نے) خاندان ابراہیم کا کچا چٹھا بیان کرنے میں قرآن کی نسبت زیادہ ایمانداری سے کام لیا ہے"

(۱۰) "اگر محمدؐ کی یہ حدیث" کہ وہ اصلاب سے ارحام میں نقل ہوتا آیا ہے درست ہے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ وہ اپنے سے پہلے نبیوں کے جسم میں بھی ضرور موجود تھا۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا وہ داؤد نبی کے جسم میں تھا۔ جس نے اپنے غریب پڑوسی حتی اوریاہ کی بیوی کو ناجائز حمل کر کے اس کے خاوند کو دھوکے سے مروا ڈالا تھا۔ کیا وہ سلیمان نبی کے جسم میں تھا جس کی عیاشی کا یہ حال تھا۔ کہ اس کے محلات میں سینکڑوں عورتیں تھیں۔ اور ان کی خاطر وہ خلاف مذہب حرکات سے بھی باز نہ رہتا تھا۔ اگر یہ نور محمدی داؤد سلیمان اور لوط وغیرہ کے جسم میں تھا۔ تب تو یہ ماننا پڑیگا۔ کہ وہ ناپاک حرکات کرتا رہا ہے۔ اگر نہیں تو خود محمدؐ جھوٹا ہے اس نے یہ حدیث کیوں بیان کی"

(۱۱) "خاندان ابراہیم کے اس قصہ کا بیان کرنا چاہیئے تھا۔ جب کہ انہوں نے ناوی کی عورت سے اس زور شور سے بدکاری کی کہ وہ غریب مر ہی گئی" صفحہ

(۱۲) "انہیں داؤد نبی کی اس نوجوان خوبصورت بیوی کا ہی خیال کر لینا چاہیئے تھا جو بڑھاپہ کی حالت میں داؤد کا جسم اپنے جسم سے رگڑ رگڑ کر گرم کیا کرتی تھی۔" صٹ

(۱۳) "یہ آخر ان مسلمان نبیوں کا پیرو ہے جو اپنی بیوی کو بہن کہتے رہے ہیں اور بہن سے بدفعلی کرتے رہے ہیں۔ یہ اس خاندان بنی اسرائیل کو ماننے والا ہے جنکی عورتیں بقول بائیبل لکڑی اور پتھروں سے بدفعلی کرتی رہی ہیں" صٹ

(۱۴) "اس شرارت پسند مذہب (اسلام) کی بنیاد ممبران خاندان ابراہیم نے اسوقت رکھی جبکہ ان میں ماں بہن بیٹی اور بیٹے کی جورو میں بدفعلی کرنے کا رواج ترقی پر تھا۔ اور حیوانوں اور جانوروں سے نہ صرف مرد بلکہ انکی عورتیں بھی بدفعلی کیا کرتی تھیں۔ جانوروں ہی سے نہیں بلکہ لکڑی اور پتھر سے زنا کرتی تھیں" صٹ

ہر ایک انسان دیکھ سکتا ہے کہ ان سطور میں گالیوں بد بانیوں اور بکواس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اور یہ بکواس اس بیباکی اور بے شرمی سے کی گئی ہے کہ گویا آریوں کا رواج ہے۔ اور مسلمان ان کے زرخرید غلام ہیں یا یہ جو کچھ چاہیں انہیں کہیں۔ اور جسطرح چاہیں نہ صرف انکو بلکہ ان کے نبیوں کو ذلیل کریں۔ اگر گورنمنٹ نے اسکے متعلق کچھ نہ کیا۔ اور آریوں کو مسلمانوں سے یہی سلوک کرنے دیا۔ تو کون کہہ سکتا ہے کہ خطرناک فتنہ و فساد نہ ہوگا۔ اور گورنمنٹ کے لیئے موجودہ حالت کی نسبت اسوقت حالات کو قابو میں لانا بہت مشکل ہوگا۔ دانائی اور عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ اس فتنہ انگیزی کو اسی وقت روک دیا جائے۔ اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ مصنف جریٹ کا تمام انبیاء کو گالیاں دیکر اور ان کی شان میں بیہد بکواس کرکے بھی جب پیٹ نہ بھرا تو اس نے مسلمانوں کی دل آزاری میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں خصوصاً طور پر بھی اپنی گندہ دہنی کا ثبوت   جا بجا دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

(۱۵) "اگر محمد کو معلوم ہو جاتا کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے خدا اسکے خلاف وحی اتاریگا تو ہم اس کے حالات زندگی کو مد نظر رکھ کر دعوے کیساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ الٹا نبوت پر لات مار کر اپنی نفسانی خواہشات کو ہرگز نہ چھوڑتا۔ اسکی عمر پچاس سال سے زیادہ تھی۔ اسکا دل ایک چھ سالہ چھوکری پر آیا۔ نہ اسے اس حرکت سے خدا روکتا ہے نہ کوئی فرشتہ۔" صٹ

(۱۶) "اس بڈھے کھوسٹ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس دودھ پیتی بچی سے شادی رچالی۔ اسکا دل اپنے متبنی بیٹے کی بیوی زینب پر آیا اسے طلاق دلوائی اور بلا نکاح کی رسم ادا کیئے اس سے ہم بستر ہوا۔ محمد کو اس حرکت سے نہ خدا روکتا ہے اور نہ کوئی فرشتہ۔" صٹ

(۱۷) "اگر وہ اس زمانہ میں نابالغ لڑکیوں سے زبر دستی کرتا تھا تو اس کے وارثوں نے اسکے خلاف مقدمہ کیوں نہ چلایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سطور لکھتے وقت اسکے دھیان میں محمد کی پیاری بیوی عائشہ اور اسکی شادی کا نقشہ کھنچا ہوا تھا جو اس طرح ہے کہ پہلے تو محمد نے پچاس سال سے زیادہ عمر رکھتے ہوئے اس چھ سالہ چھوکری سے شادی کی اور پھر اس معصوم کی عمر دس سال کی بھی نہ ہونے پائی کہ اس سے مباشرت کی۔ ایک پچاس سالہ بوڑھے کے ہاتھوں ایک نو سالہ لڑکی کی جو حالت ہوئی ہوگی اس کا اندازہ ناظرین خود لگا لیں۔" صٹ

کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے۔ کہ آریہ تو اسلام کے خلاف اس قسم کی گندی۔ ناپاک اور دل آزار تحریریں شائع کر رہے ہیں اور علی الاعلان ہزاروں کی تعداد میں شائع کر رہے ہیں۔ اور کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں لیکن مسلمان اگر ان کے جواب میں ان ہی کی کتب کے حوالوں سے کچھ لکھتے ہیں۔ تو ماخوذ کیئے جاتے ہیں خود سرکار مدعی بنتی ہے۔ اور مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ گورنمنٹ تک آریوں کی تحریریں نہیں پہنچتیں۔ اور اگر پہنچتی ہیں۔ تو اپنے اصلی رنگ میں نہیں پہنچتیں۔ سو اسکے لیئے انتظام کرنا بھی تو گورنمنٹ کا ہی کام ہے۔ جسکی طرف اسے بہت جلدی توجہ کرنی چاہیئے

مسلمان خاوند ہندو بیوی

مہاشہ شردھانند صاحب کے متعلق عام لوگ تو یہی کہ وہ مذہبی اور سیاسی معاملات میں قلابازیاں لگانا اور رنگ بدلنا جانتے ہیں۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اردو علم ادب کے بہت بڑے ادیب بھی ہیں۔ اسکا ثبوت ان کے اس مضمون سے مل سکتا ہے جو ۲۸ اکتوبر کے اخبار "تیج" میں شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ ایک مشہور ضرب المثل "چولی دامن کا ساتھ" کی حسب ذیل تشریح فرماتے ہیں۔

"ہندو مسلمانوں کے تعلق کو چولی دامن کے تعلق کے ساتھ تشبیہ دیجاتی ہے۔ اس پر آجتک کسی ہندو نے غور نہیں کیا۔ یہاں ہندو بجائے چولی کے اور مسلمان بجائے دامن کے سمجھے گئے ہیں۔ چولی سے مراد بیوی اور دامن سے مراد خاوند ہے گویا ہندو اور مسلمان کا تعلق اگر بیوی اور خاوند کا ہو۔ جب ہی ٹھیک رہ سکتا ہے ورنہ اتحاد نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی بات بات پر مسلمان دھمکی دیتے ہیں۔ کہ اگر انکے حسب دلخواہ ہندوؤں کا چال چلن نہ ہوگا تو وہ اتحاد کو توڑ دینگے گویا ہندو بیوی کو سرکشی کرنے پر طلاق دیدیں گے۔"

مہاشہ جی نے جو کچھ فرمایا ہے۔ بجا اور درست مگر چونکہ یہ مثل لمبے عرصے سے ہندو مسلمانوں میں مروج ہے اسلئے یہ تعلق نہایت پختہ ہو چکا ہے اب اسکا توڑنا ناممکن ہے۔ دوم

ہندو دھرم میں طلاق ہوہی نہیں سکتی تو مسلمان خاوند خواہ ہزار بار طلاق دے ہندو بیوی کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں جب طلاق "سرکشی" کرنے پر دیا

گائے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی گفتگو حکیم اللہ یار صاحب جوگی سے

۲۶ر اکتوبر حکیم اللہ یار صاحب جوگی نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے بیعت کے لیئے عرض کی۔ حضور نے فرمایا۔ سنا ہے آج آپ کا گئو رکھشا پر لیکچر ہے۔ دوست چاہتے ہیں۔ کہ آپ کا لیکچر سنکر معلوم کریں کہ آپ اسلام اور احمدیت کے خلاف تو کچھ نہیں کہتے۔ اسکے بعد آپ بیعت کریں۔

جوگی صاحب نے کہا۔ میں اپنے لیکچر میں اسلام اور احمدیت کے خلاف تو کچھ نہیں کہتا۔ میں تو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم مندرجہ "پیغام صلح" پیش کرتا ہوں۔ مستدرک میں رسالتمآب کا ارشاد درج ہے۔ لحم البقر داءٌ گائے کا گوشت بیماری ہے۔ اسی ارشاد کو میں لوگوں تک پہنچاتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ یہ کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔[1] اور احادیث کی جانچ کرنیوالوں نے اسے غیر صحیح قرار دیا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کلام اسکے خلاف ہے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں دنبہ۔ بکری۔ گائے کے متعلق مخاطبین کو فرماتا ہے۔ اگر انکی حرمت کی کوئی دلیل تمہارے پاس ہو تو اسے پیش کرو۔ اور خدا تعالیٰ چیلنج دیتا ہے۔ نَبِّئُوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ کہ ان کی حرمت کو ثابت کرو۔ اگر واقعہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں یہ تھا کہ گائے کا گوشت بیماری ہے۔ اور آپ نے یہ فرمایا تھا تو کفار کہہ سکتے تھے کہ ان حضرت نے ہی سے گائے کی حرمت کی دلیل تو آپ نے خود بتا دی ہے کہ اسکا گوشت بیماری ہے۔ اور یہی دلیل کافی ہے۔

جوگی صاحب۔ میری عقل تو اسطرح ماری گئی۔ کہ میں نے اس حدیث کے راویوں میں حضرت علیؓ کا نام دیکھا۔ کیا انھوں نے غلط کہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ حضرت علیؓ نے غلط نہیں کہا بعد کے لوگوں نے غلط کہا۔ جنھوں نے انکا نام رکھدیا۔ اور اصل ایرانیوں نے اس قسم کی حدیثیں بیان کی ہیں۔ اور چونکہ ایرانیوں میں بھی گائے کی عزت کی جاتی تھی اسلیئے ان لوگوں کی جو روایتیں ہیں ان میں انکے خیالات کا بھی دخل ہے۔

جوگی صاحب۔ بعض صوفیاء نے بھی گائے کی حفاظت کے سوال پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے بھی اپنے آخری وقت میں جو کام کیا وہ رسالہ پیغام صلح کی تصنیف تھی۔ جسمیں گائے کا گوشت نہ کھانے کا اقرار کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بیشک یہ فرمایا ہے۔ مگر اسکے ساتھ ایک شرط بھی رکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اگر ہندو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی مان لیں۔ اور آپ کی نبوت پر ایمان لے آئیں تو ہم گائے کا گوشت کھانا چھوڑ دینگے مگر حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا ہے کہ گائے کا گوشت کھانے سے روحانیت تیز ہوتی ہے۔ اور کشوف ہوتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سمجھوتہ کے طور پر ہے اور اسکے لیئے ہم اب بھی تیار ہیں۔

آپ کا بڑا زور اسبات پر ہے کہ گائے کا گوشت داء ہے۔ مگر آپ دیکھیں کیا قرآن نے اسکو داء قرار دیا ہے۔ قرآن کریم نے یہ اصل رکھا ہے کہ جس چیز کی مضرتیں زیادہ ہوں اور منافع کم انکو حرام قرار دیا ہے اور جنکے منافع زیادہ ہوں اور مضرتیں کم انکو حلال قرار دیا ہے۔ اور مضرتیں اور منافع بعض باتوں میں حالات کے ماتحت بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً اگر ایسا زمانہ آئے کہ لوگوں کی طبائع سخت ہوں۔ نرمی سے انپر کچھ اثر نہ ہوتا ہو تو ان پر سختی کرنی ضروری ہوگی۔ اور اگر ایسا زمانہ آئے کہ لوگوں کی طبائع نرم ہوں۔ نرمی سے بات مان لیتے ہوں۔ تو ان سے نرمی کرنا ضروری ہوگا۔ اور یہ تعلیم حالات کے ماتحت بدلتی رہیگی مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو تعلیمیں بدلتی ہیں وہ اخلاق کے متعلق ہوتی ہیں۔ طب کی باتیں نہیں بدلا کرتیں۔ مثلاً سنکھیا جسطرح حضرت آدم علیہ السلام کے وقت زہر تھا۔ اسی طرح اب بھی زہر ہے۔ اب بدلکر وہ تریاق نہیں ہو گیا۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اگر گائے کا گوشت داء ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا عظیم الشان نبی اپنے مہمانوں کے لیئے بچھڑا بھون کر نہ لاتا۔ اور جب اسوقت گائے کا گوشت بیماری نہ تھی۔ بلکہ مہمانوں کے آگے عزت و تکریم کے طور پر پیش کرنیکی چیز تھی تو اب یہ کیونکر بیماری ہوگیا۔ دراصل بات یہ ہے کہ اس قسم کی احادیث میں ان لوگوں کے خیالات کا دخل ہوگیا۔ جو گائے کی عظمت کرتے تھے۔

جوگی صاحب۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب مہمانوں کے سامنے بھونا ہوا بچھڑا پیش کیا تو انھوں نے نہ کھایا۔ میرا خیال ہے۔ اگر بکرا پیش کرتے تو ضرور کھا لیتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جو مہمان آئے تھے وہ فرشتے تھے۔ اور چونکہ فرشتے کچھ نہیں کھایا کرتے۔ اسلیئے انھوں نے بھی نہ کھایا۔ نہ اسلیئے کہ وہ بچھڑا تھا۔ ملائکہ پیغامبر کے طور پر انسانی شکل میں اسلیئے آتے ہیں۔ کہ لوگ بھی انکو دیکھ سکیں۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل آئے۔ اور چونکہ انکا وہ جسم اصلی نہیں ہوتا۔ بلکہ نظارہ کے طور پر ہوتا ہے اسلیئے وہ اس جسم میں کچھ کھا نہیں سکتے۔

جوگی صاحب۔ خدا نے قربانی کے لیئے جانوروں کے جو آٹھ جوڑ فرمائے ہیں۔ ان میں گائے کا نام پہلا نہیں رکھا بعد میں رکھا ہے۔ اسلیئے معلوم ہوا کہ گائے کی قربانی دوسرے جانوروں سے افضل نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ اس آیت میں ثمٰنیۃ ازواج من الضأن اثنین ومن المعز اثنین قل

---

[1] حافظ ذہبی جو علم الرجال کے فن کے امام سمجھے جاتے ہیں۔ انھوں نے حاکم کی کتاب مستدرک کی غلطیوں پر جو کتاب لکھی ہے۔ اسمیں یہ لکھا ہے۔ کہ اس حدیث کے۔ راویوں میں سے ایک راوی سیف بن مسکین ہے۔ جسکو امام ابن حبان نے نہایت درجہ کمزور کہا ہے۔ چنانچہ ذہبی کی کتاب کا جو خلاصہ ابن ملقن نے کیا ہے۔ اسمیں لکھا ہے "فیہ سیف ابن مسکین و ھاہ ابن حبان" ایڈیٹر

الذکرین حرم ام الانثیین - اما اشتملت علیہ ارحام الانثیین - نبئونی بعلم ان کنتم صدقین - ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین قل آلذکرین حرم ام الانثیین اما اشتملت علیہ ارحام الانثیین - ام کنتم شہداء اذ وصٰکم اللہ بہذا - فمن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا لیضل الناس بغیر علم - ان اللہ لا یہدی القوم الظلمین - ۶ - ۱۴۵)

اس میں جانوروں کی ترتیب اسطرح نہیں ہے کہ اعلیٰ کو پہلے رکھا ہے اور ادنیٰ کو بعد میں - بلکہ اسطرح ہے کہ جسکو لوگ زیادہ حرام سمجھتے تھے اسکو بعد میں رکھا اور جسکو کم سمجھتے تھے اسکو اس سے پہلے - دُنبے اور بکرے کو کم لوگ حرام سمجھتے تھے - انکو پہلے رکھا - ابل کو ان سے زیادہ سمجھتے تھے اسکو ان کے بعد رکھا - اور گائے کو بہت زیادہ لوگ حرام سمجھتے تھے اسکو ان کے بعد رکھا - پس یہاں ترتیب حُرمت کے لحاظ سے ہے - اور یہاں قربانی کا ذکر نہیں بلکہ حرمت کا ہے -

جوگی صاحب - جب حضرت ابراہیم نے قربانی کے لئے اپنے بیٹے کو لٹایا تو اسکے بجائے گائے نہیں بھیجی گئی بکری بھیجی گئی - میں گائے کو حرام نہیں سمجھتا - حلال سمجھتا ہوں - اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اسکی پرورش کرنی چاہیئے - اور چراگاہیں ہونی چاہئیں -

حضرت خلیفۃ المسیح - اگر گائے کھائی جاتی تو کوئی کہتا کہ دُنبہ مقدس ہے وہ نہیں دکھایا گیا - اسطرح گائے کی تقدیس نہیں ثابت ہوتی - باقی اگر آپ چراگاہوں کے لئے کہتے ہیں تو یہ ٹھیک ہے - مگر یہ سیاسی امر ہے مذہبی نہیں - اور یہ تو ہم بھی کہتے ہیں کہ اہل ملک اور گورنمنٹ کو چاہیئے کہ چوپاؤں کی پرورش کے لئے چراگاہیں بنائے - اس حد تک ٹھیک ہے - لیکن گائے کو متبرک قرار دیکر اسکی حفاظت اور پرورش کو مذہب کی طرف منسوب کرنا درست نہیں کیونکہ اسطرح شرک پیدا ہوتا ہے -

جوگی صاحب - مسلمان کہتے ہیں چونکہ گائے کی وجہ سے شرک پیدا ہوتا ہے اسلئے ہم اسکو کھاتے ہیں مگر میں کہتا ہوں - مشرک تو پتھروں کو بھی پوجتے ہیں - پھر پہاڑوں کو اکھاڑ کر کیوں نہیں پھینک دیا جاتا - حجر اسود کو ہی کیوں نہیں اکھاڑ دیتے - حالانکہ حضرت عمرؓ نے کہا بھی تھا کہ یہ صرف پتھر ہے - اور کچھ نہیں -

حضرت خلیفۃ المسیح - حجر اسود کو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائم رکھا تو اور کون اسے ہٹا سکتا تھا - باقی رہی یہ بات کہ مسلمان ہندوؤں کی ضد سے گائے ذبح کرتے ہیں یہ ٹھیک نہیں - اور میں نے گزشتہ عید کے موقع پر جبکہ گائے کی قربانی کرنے پر بہت زور دیا جا رہا تھا - اعلان کرایا تھا کہ مسلمانوں کو گائے کی قربانی نہ کرنی چاہیئے - تاکہ ہندو یہ نہ سمجھیں کہ انکو چڑانے کے لئے ایسا کیا گیا ہے - مگر عام طور پر جو گائے بیل ذبح ہوتے رہتے ہیں ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہندوؤں سے ضد کی وجہ سے کئے جاتے ہیں - بات یہ ہے کہ ان جانوروں پر جب ایسا وقت آتا ہے کہ کام کے نہیں رہتے - تو ان کو ذبح کرکے کام میں لایا جاتا ہے - دیکھئے انسان کی جتنی زیادہ عمر ہوتی جاتی ہے - وہ گو ہاتھ پاؤں کے ذریعہ کام کرنے سے معذور ہوتا جاتا ہے - لیکن علم اور تجربہ کے لحاظ سے زیادہ کارآمد ہوتا جاتا ہے - سوائے شاذ و نادر کے - مگر چوپائے عمر گزر لنے پر کام دینے کے لحاظ سے نکمے ہوتے جاتے ہیں - اگر شریعت کسی جانور کا گوشت کھانے سے منع کرے تو اور بات ہے لیکن اگر شریعت جائز رکھتی ہے تو پھر نکمے جانور کو ذبح کر لینے میں زیادہ فائدہ ہے - کیونکہ وہ اسکے کام کا نہیں ہوتا -

جوگی صاحب - میں اپنے لیکچر میں رسالت مآب صلعم کے اقوال ہی پیش کرونگا - جس سے آپ کی عزت ہندوؤں میں بڑھے گی +

حضرت خلیفۃ المسیح - اگر ایسے اقوال ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوں مگر خدا تعالیٰ کے ارشادات کے خلاف ہوں تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال ہی نہیں - اور ان سے آنکی عزت کسطرح بڑھ سکتی ہے +

جوگی صاحب - کیا گائے کا گوشت کھانا فرض ہے -

حضرت خلیفۃ المسیح - نہیں گائے کا گوشت کھانا فرض نہیں - اور کسی چیز کا کھانا نہ کھانا شریعت نے انسان کے اختیار میں رکھا ہے مگر یہ ضرور کہا ہے کہ کسی حلال چیز کے متعلق یہ مت کہو کہ کبھی نہیں کھاؤں گا - دیکھئے شہد کا کھانا فرض نہیں - ہاں شہد حلال ہے - مگر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ میں شہد نہیں کھاؤنگا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا لِمَ تحرم ما احل اللہ جس چیز کو خدا نے حلال کیا ہے اُسے تم کیوں حرام کرتے ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حرام نہیں کہا تھا بلکہ یہ کہا تھا کہ نہیں کھاؤں گا مگر اس کہنے کو خدا تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے - پس ایسا کرنا منع ہے -

جوگی صاحب - حضرت مسیح موعود نے بھی تو کہا ہے کہ ہم گائے کا گوشت نہیں کھائیں گے +

حضرت خلیفۃ المسیح - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بڑے دینی امر کو منوا کر یہ معاہدہ کرنا چاہا تھا - اور حضرت ہندوستان میں ہندوؤں سے کہا تھا جسے ہم اس صورت میں کہہ سکتے ہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا نبی مان لیں -

جوگی صاحب - ہندو ضرور مانیں گے اور اسکے سوا انکو چارہ نہیں لیکن ہمیں اس معاہدہ پر عمل شروع کر دینا چاہیئے -

حضرت خلیفۃ المسیح - یہ تو ٹھیک ہے کہ ہندو مانیں گے مگر حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ پہلے مانیں تو پھر ہم ایسا کرینگے -

اسقدر گفتگو کرنیکے بعد جوگی صاحب لیکچر دینے کیلئے جسکا اعلان ہندوؤں نے کیا تھا - جب روانہ ہونے لگے تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے مصافحہ کرتے ہوئے حضور کے ہاتھ چومے - اسوقت ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے عرض کی کہ ہاتھ کو چومنے کی کیا فلاسفی ہے - حضور نے فرمایا - انھوں نے جو میرا ہاتھ چوما ہے - تو کیوں - لوگ اپنے محبوب کا دامن چومتے ہیں اسکی کیا وجہ ہوتی ہے - حجر اسود کو اسلیے لوگ چومتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا محبوب اسکے گرد کھڑا ہوا - اسنے اس پتھر کو مصلیٰ بنایا - حضرت مسیح موعود کا الہام ہے - بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے - جب کپڑوں کو یہ درجہ مل سکتا ہے تو پتھر کو کیوں نہیں مل سکتا +

جناب چودھری ظفراللہ خانصاحب لیجسلیٹو اسمبلی میں جا کر کیا کریں گے؟

چودھری صاحب موصوف کا اپنا بیان

جناب چودھری ظفراللہ خانصاحب کی حسب ذیل چٹھی جو ہمیں موصول ہوئی ہے۔ اس کو پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جناب موصوف کن مبارک ارادوں اور بہترین خواہشوں کیساتھ سب مسلمانوں اور خصوصاً زمینداروں کی خدمت کرنے۔ ان کے حقوق کی نگہداشت اور انکی ترقی کے وسائل نکالنے کے لئے اسمبلی میں جانا چاہتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو مسلمان دیکھیں گے۔ کہ جناب چودھری صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے۔ عملی لحاظ سے اسے پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ووٹر صاحبان اس چٹھی کو پڑھ کر جہاں جناب چودھری صاحب کے ارادوں سے آگاہ ہو جائیں گے۔ وہاں ان کی قابلیت خیالات کی پختگی اور طرز عمل کی درستی کا بھی اعتراف کرینگے اور ان کے انتخاب کے لئے نہ صرف خود ووٹ دینگے۔ بلکہ دوسروں کو بھی ووٹ دینے کا مشورہ دینگے ॰ ایڈیٹر

آپ کو یہ امر معلوم ہی ہوگا۔ کہ اس وقت ہندوستان کی مختلف قوموں میں اپنے حقوق کی حفاظت کا سوال درپیش ہے۔ ہندو لوگوں نے پچھلے دنوں ہندو مسلمانوں کی صلح سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اور مسلمانوں کو غافل کر کے ایک طرف تو شدھی کا سلسلہ شروع کر دیا اور دوسری طرف ان کی ایک جماعت سرکاری حکام سے میل جول بڑھا کر اندر ہی اندر سرکاری محکموں پر قبضہ کرنیکی کوشش کرتی رہی۔ مسلمان آگے ہی غریب اور کمزور ہیں۔ تجارت ان کے ہاتھ میں نہیں۔ بنک ان کے ہاتھ میں نہیں۔ کارخانے ان کے ہاتھ میں نہیں لے دیکے زمین اور سرکاری ملازمتوں کا دروازہ ان کے لئے کھلا تھا۔ زمین کے ایک حصہ پر سود کے ذریعہ سے ہندوؤں نے قبضہ کر لیا۔ اور ملازمت جو پہلے بھی بہت حد تک ان کے ہاتھ میں تھی صلح کا دھوکا دیکر اس میں سے مسلمانوں کو نکالنے کی تدبیر کرنے لگے۔ کونسلوں میں انہوں نے یہ بھی کوشش کی کہ قانون انتقال اراضی جس سے زمینداروں کے حقوق محفوظ ہو گئے تھے۔ اس کو اڑا دیں۔ اور اگر اس وقت زمیندار مسلمان ممبروں کا جتھا ان کا مقابلہ نہ کرتا۔ اور سرکار کی مدد ان کے ساتھ نہ ہوتی۔ تو آج آپ لوگ دیکھتے کہ پھر سودی روپیہ کے بدلے میں مسلمان زمینداروں کی زمینیں قرق ہو رہی ہوتیں ॰

ہندو بھائیوں نے یہ خیال کیا تھا۔ کہ مسلمان صلح کے نشہ میں ایسے مست ہو گئے ہیں۔ کہ ہم خواہ کچھ ہی کریں۔ اب یہ کبھی نہیں جاگینگے۔ لیکن ایکطرف احمدی جماعت کے شدھی کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہونے اور سب مسلمانوں کو جگا دینے اور دوسری طرف مسلمانوں میں اس احساس کے پیدا ہو جانے سے کہ ان کو سرکاری ملازمتوں سے آہستہ آہستہ دھکے دئے جا رہے ہیں۔ ہندوؤں کی امیدیں نہ بر آئیں اور خاموشی سے سارے مسلمانوں کو ہندو بنا لینے اور باقیوں کو ہندوستان سے باہر نکال دینے کے جو بعض لوگ خواب دیکھ رہے تھے۔ وہ پورے نہ ہوئے تو انہوں نے جھوٹ سے کام لیکر ساری ہندو قوم کو مسلمانوں کے خلاف آمادہ جنگ کر دیا۔ اور اب وہ کھلے طور پر اس امر کے درپے ہیں۔ کہ مسلمان یا ہندو بن جائیں یا ہندوستان میں انکا رہنا مشکل ہو جائے۔ اس غرض کے پورا کرنیکے لئے ہندوؤں نے دو تجویزیں کی ہیں۔ ایک تو سنگٹھن کی تحریک جاری کی ہے۔ یعنی سب شہروں میں ہندو اپنی الگ فوجیں بنا رہے ہیں جس طرح سکھوں نے اپنے جتھے بنائے ہیں۔ اور اکھاڑے بنا کر باقاعدہ ورزشیں کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی قوم کو تیار کر رہے ہیں۔ دوسرے انہوں نے کچھ ایسے مسلمانوں کو جو کسی نہ کسی طرح انکے زیر اثر ہیں۔ اس کام پر لگا دیا ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کی ان چالوں سے مسلمانوں کو واقف نہ ہونے دیں۔ ان لوگوں میں سے کچھ سرکاری کونسلوں کی ممبری کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ جو گو نام کے مسلمان ہیں۔ لیکن انکی غرض صرف یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کی خواہشوں کو پورا کریں۔ گو مسلمانوں کو قربان ہی کیوں نہ کرنا پڑے ॰

ان حالات کو دیکھکر بعض دوستوں نے مجھے مشورہ دیا ہے۔ کہ میں وائسرائے کی کونسل یعنی اسمبلی کے اس حلقہ کی طرف سے ممبری کیلئے کوشش کروں۔ جو ضلع لاہور ضلع امرتسر ضلع فیروزپور۔ اور ضلع گورداسپور پر مشتمل ہے۔ اور میں نے اسکو منظور کر لیا ہے ॰

اپنے زمیندار بھائیوں کی واقفیت کیلئے میں لکھ دینا چاہتا ہوں۔ کہ کونسلیں دو قسم کی ہیں۔ ایک پنجاب کے لاٹ صاحب کی کونسل ہے۔ اور ایک ہندوستان کے لاٹ صاحب کی کونسل جسکا نام درحقیقت اسمبلی ہے۔ یہ کونسل دہلی اور شملہ میں وائسرائے بہادر کے وزیروں کے ساتھ ملکر کام کرتی ہے۔ جبکہ مقامی کونسل لاہور اور شملہ میں پنجاب کے لاٹ صاحب کے وزیروں سے ملکر کام کرتی ہے۔ میں اسمبلی کی طرف سے امیدوار ہوں نہ کہ کونسل کیلئے۔ کونسل ایک مقامی جماعت ہے اور اسمیں وہی لوگ ممبر بننے کے حقدار ہیں۔ جو آپ لوگوں کے رشتہ دار یا ساتھ رہنے والے ہیں۔ کیونکہ اس میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں بہت سی پیش ہوتی رہتی ہیں

جو مختلف ضلعوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسکے لئے تو آپنے پہلے ہی اپنے بھائیوں میں سے کسی کو کھڑا کر لیا ہوگا اور ایسا ہی چاہیئے۔ لیکن کونسل کا یہ حال نہیں۔ اسمیں صرف ایسی باتیں پیش ہوتی ہیں۔ جن کا سارے ہندوستان سے تعلق ہو یا بڑے بڑے قانون اسمیں پیش ہوتے ہیں انمیں ایسے آدمی ہی کام کر سکتے ہیں۔ جو قانون سے بھی ایک حد تک واقف ہوں۔ اور انگریزی کے بھی ماہر ہوں تا بنگال۔ مدراس بمبئی برما کے ممبروں سے جو سوائے انگریزی کے اپنے خیال ظاہر نہیں کر سکتے تبادلہ خیالات کر سکیں اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کر سکیں ۔

یہ بات جو ضمناً آگئی ہے بیان کر دینے کے بعد میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ کہ حلقہ اسمبلی کیلئے میں نے امیدوار بننا منظور کر لیا ہے اور میں وضاحت سے بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں کن خیالات کو لیکر وائسرائے صاحب بہادر کی کونسل میں جانا چاہتا ہوں ۔

(۱) میری یہ پالیسی ہوگی۔ کہ سب سے مقدم اپنے مسلمان بھائیوں کے فوائد کو مدنظر رکھوں خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں کیونکہ سیاست اور دنیوی کاموں میں فرقوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلمانوں کو سب سے زیادہ اسی بات نے نقصان پہنچایا ہے۔ کہ وہ دنیا کی باتوں میں بھی فرقہ بندی کا خیال رکھتے ہیں۔ میں اس امر کو مدنظر رکھونگا اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق دی کہ وہ بات ہو جسمیں اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ ہو اور اگر کوئی ایسا امر پیش آیا جسمیں کسی خاص فرقے کے حقوق کو نقصان پہنچتا ہے۔ تو میں اس امر کو نہیں دیکھونگا۔ کہ اس معاملے میں میری کیا رائے ہے۔ بلکہ اس بات کا خیال رکھونگا کہ اس فرقے کے نزدیک جس پر اس کا اثر پڑتا ہے وہ بات کسطرح ہونی چاہیئے۔ اور میں اس فرقے کے حقوق کی حتی الوسع حفاظت کا خیال رکھونگا ۔

(۲) میں اس امر کی پوری کوشش کرونگا۔ کہ مسلمانوں کے جائز حقوق کو کوئی اور قوم خواہ ہندو ہو خواہ عیسائی خواہ کوئی اور غصب نہ کر سکے ۔

(۳) میں اس امر کا خیال رکھونگا۔ کہ اندھا دھند کوئی کام نہ کیا جائے۔ اگر سرکاری تجویزیں ملک کیلئے عموماً اور مسلمانوں کیلئے خصوصاً مفید ہوئیں۔ تو میں ان کی تائید کرونگا۔ اور اگر وہ ملک اور مسلمانوں کیلئے مضر ہوئیں۔ تو میں انکی مخالفت کرونگا۔ غرض نہ میں خواہ مخواہ سرکار کی ہر بات کی اسلئے مخالفت کرونگا۔ کہ یہ سرکار کی تجویز ہے۔ اور نہ میں اسکی اسلئے تائید کرونگا کہ وہ سرکار کیطرف سے پیش ہوئی ہے۔ بلکہ یہ دیکھونگا۔ کہ مسلمانوں کا کس میں فائدہ ہے ۔

(۴) اپنے ملک کی دوسری قوموں کے متعلق پوری کوشش کرونگا کہ وہ انصاف اور محبت کیساتھ مسلمانوں سے مل کر کام کریں اور انکے جائز حق انکو دیں۔ اور اپنے جائز حق آپ لیں۔ لیکن میں اسبات کی پوری احتیاط کرونگا۔ کہ انکو خوش کرنیکے لئے میں مسلمانوں کے حقوق کو قربان نہ کر دوں۔ لیکن میں یہ بھی نہیں کرونگا۔ کہ خواہ مخواہ انکو نقصان پہنچانیکی کوشش کروں۔ کیونکہ وہ آخر ہمارے بھائی ہیں۔ اور صرف چند خود غرض لوگوں نے انکو دھوکہ دیکر ہم سے لڑوا دیا ہے۔ جسدن انکو سمجھ آ جائیگی وہ پھر ہمارے ساتھ بھائیوں کی طرح مل جائینگے ۔

(۵) میں اس امر کا خیال رکھونگا۔ کہ زمیندار طبقہ کی حفاظت پوری طرح کی جائے۔ کیونکہ درحقیقت مسلمانوں کی ریڑھ کی ہڈی زمیندار ہی ہیں۔ انہی کے ذریعہ سے ہندوستان میں مسلمانوں کو عزت حاصل ہے۔ پس اس حصہ کے حقوق کی حفاظت اور انکی بہتری کا خیال ہر مسلمان کا فرض ہے اور میں اسکا خیال رکھونگا ۔

(۶) میں اسبات کا خیال رکھونگا کہ مسلمانوں کی تعلیمی حالت کی ترقی کیطرف پوری توجہ کی جائے۔ اور جو نقائص اسمیں رہ گئے ہیں۔ ان کو دور کیا جائے ۔

(۷) میں اس امر کا بھی خیال رکھونگا۔ کہ ہندوستان کے باہر کے مسلمانوں سے بھی ہمدردی کا برتاؤ کیا جائے۔ لیکن میں اس امر کا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میرے نزدیک ایسے معاملات میں محبت اور پیار اور اصرار سے جو کام ہو سکتا ہے وہ لڑائی اور فساد سے نہیں ہو سکتا۔ پس میں اصرار اور محبت سے گورنمنٹ کو مجبور کرنیکی کوشش کرونگا۔ کہ وہ مسلمانوں کے خیالات کا لحاظ کرے۔ لیکن میں خواہ مخواہ کی لڑائی سے چھیڑ کر اس بات کا دشمنوں کو موقع نہیں دونگا۔ کہ وہ ہماری لڑائی سے فائدہ اٹھا کر ہندوستان میں بھی ہمیں کمزور کرنیکی کوشش کریں ۔

(۸) گو کونسلوں کا یہ کام نہیں۔ کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کیطرف توجہ کریں۔ لیکن میں اس امر کا خیال رکھونگا۔ کہ اگر کسی مسلمان عہدہ دار کو یا کسی دوسرے مسلمان کو حکام بالادست سے کوئی نقصان پہنچے۔ جسمیں اسپر ظلم ہوا ہو۔ تو میں اسکی اطلاع ملنے پر حکام اعلےٰ کو اس طرف توجہ دلانے اور اس ظلم کو دور کرنے کی پوری کوشش کرونگا۔ کیونکہ میرے نزدیک قومیں افراد سے بنتی ہیں۔ اور افراد کے حقوق کی نگہداشت نہ کی جائے۔ تو قومیں تباہ ہو جاتی ہیں ۔

(۹) میں اس امر کا پورا خیال رکھونگا کہ جہانتک ہو سکے ان لوگوں کے خیالات کو غور سے سنوں جنکے حلقہ کیطرف سے میں امیدوار کھڑا ہوا ہوں۔ اور اگر میری ضمیر اسکے خلاف نہ ہو۔ تو ان کی تائید کروں۔ ورنہ کم سے کم حکام تک ان خیالات کو ضرور پہنچا دوں۔ تا حکام اس امر کو معلوم کر سکیں۔ کہ پبلک کی رائے اس بارہ میں کیا ہے۔ اور اس امر میں مجھے آپ کی مدد کی بھی ضرورت ہوگی۔ اور وہ یہ کہ آپ اپنے خیالات اور ضروریات سے مجھے اطلاع دیتے رہیں۔ کیونکہ بغیر علم کے انسان کچھ نہیں کر سکتا ۔

(۱۰) میں اس امر کی بھی کوشش کرونگا۔ کہ تعلیم یافتہ طبقہ کی رائے کے مطابق ملک کو جائز حقوق ملتے چلے جائیں۔ اور آخر وہ اس مقام پر کھڑا ہو جائے کہ اپنے کاموں کا وہ پورا اختیار رکھتا ہو۔ لیکن مجھے اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہوگا۔ کہ ہماری کوششیں قانون اور اخلاق کی حد کے اندر ہیں۔ اور یہ کہ ہم ایسے حقوق کا مطالبہ نہ کر بیٹھیں۔ کہ جن کا ملنا ہم کو اور خطرناک مصیبت میں ڈالدے ۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کام کو کر سکتا ہوں۔ کیونکہ

(۱) میں خود زمیندار ہوں سیالکوٹ کے ایک پرانے زمیندار خاندان کا ایک فرد ہوں اور تمام رشتہ دار بھی زمیندار ہیں اور سیالکوٹ اور لائل پور میں زمینداری کا کام کرتے ہیں۔ پس میں زمینداروں کے حقوق کو جسطرح سمجھ سکتا ہوں اور جسطرح انکی حفاظت کر سکتا ہوں دوسرا شخص نہیں کر سکتا۔ کیونکہ زمینداروں کو نقصان پہنچے تو خود مجھے اور میرے سب رشتہ داروں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور اصولاً بھی میں اس امر کا قائل ہوں۔ کہ زمیندار طبقہ پنجاب کے مسلمانوں کے لئے بطور ایک ستون کے ہے ۔

(۲) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بوجہ بیرسٹر ہونے اور آٹھ سال کا قانونی تجربہ رکھنے کے تعلیم یافتہ طبقہ کے احساسات اور انکی ضروریات کو بھی سمجھتا ہوں اور ان کو بیان کرسکتا ہوں۔ پس میں انکے فوائد کی نگرانی بھی کرسکتا ہوں۔

(۳) میں بوجہ لا کالج میں ریڈر ہونے کے صیغۂ تعلیم سے بھی تعلق رکھتا ہوں اور مسلمانوں کی تعلیمی ترقی میں جو رکاوٹیں ہیں اور ان کو جن طریقوں سے دور کیا جاسکتا ہے ان سے واقف ہوں اور اس امر میں مسلمانوں کی ایسی خدمت کرسکتا ہوں جو دوسرا کوئی امیدوار نہیں کرسکتا۔

(۴) میں کئی سال تک انڈین کیسز کا جو ہندوستان کا سب سے موقر قانونی رسالہ ہے ایڈیٹر رہا ہوں اور مختلف ہائی کورٹوں کے فیصلوں کو بغور مطالعہ کرنے اور ان پر نوٹ لکھنے کی وجہ سے میں قانونی پیچیدگیوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی طرح سمجھ کر اپنی ہم قوم اور ہم مذہب لوگوں کو فائدہ پہنچاسکتا ہوں۔

(۵) چونکہ میں سیاسی طور پر کسی خاص خیال کا پابند نہیں بلکہ ہر مسئلہ کو صرف اس نقطہ سے دیکھنے کا عادی ہوں کہ مسلمانوں کو کس بات سے فائدہ ہوگا اسمبلی میں آزادی سے مسلمانوں کی خدمت کرسکتا ہوں جو دوسرے لوگ جو خاص خاص کمیٹیوں یا انجمنوں سے پہلے وعدے کرچکے ہیں کہ ہم اس اس رنگ میں کام کریں گے نہیں کرسکتے۔

(۶) میں اپنی اس کوشش سے ذاتی فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا اسلئے میری نیت خالص ہے اس امر کا یقین آپ کو میں الفاظ سے ہی دلا سکتا ہوں آیندہ میرا عمل خود بتادے گا کہ میں بجائے ذاتی فوائد حاصل کرنیکے مسلمانوں کے فوائد کو مدنظر رکھتا ہوں۔

(۷) ملک کے بہترین مذہبی اور سیاسی لیڈروں نے مجھے اس کام کا اہل سمجھ کر میرے لئے اپنے پیروؤں اور ہم خیالوں کو میرے حق میں رائے دینے کا مشورہ دیا ہے (جیسا کہ اس پرچہ میں درج ہے)

ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ آپ و دوسرے صاحب بہادر کی کونسل کے لئے جسے اسمبلی کہتے ہیں میرے حق میں خود ہی ووٹ نہیں دینگے بلکہ اپنے دوسرے دوستوں اور رشتہ داروں میں تحریک کرکے تمام ووٹ مجھے ہی دلوائیں گے۔

خاکسار چودھری ظفر اللہ خاں بی۔ اے
بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور

جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب کے انتخاب کی تائید میں

معززین پنجاب کا اعلان

ذیل میں وہ اعلان درج کیا جاتا ہے۔ جو پنجاب کے نہایت معزز اور مقتدر اصحاب نے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بی۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا کے اسمبلی میں منتخب ہونے کے لئے ووٹ دینے والوں کے لئے شائع کیا ہے۔ امید ہے۔ کہ ووٹر صاحبان ان معززین کے قیمتی مشورہ کو قدر و وقعت کی نظر سے دیکھیں گے۔ اور اسکے مطابق عمل کرکے دکھادینگے۔ کہ انھوں نے اسمبلی میں اپنا قائم مقام منتخب کرنے میں نہایت عقلمندی اور دوراندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ ایڈیٹر۔

"اضلاع لاہور۔ فیروزپور۔ امرتسر۔ گورداسپور کے مسلمان باشندگان کو ایک ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کیلئے منتخب کرنے کا حق حاصل ہے۔ انتخاب ماہ نومبر کے آخر میں ہوگا۔ اس حلقہ میں جو احباب اسمبلی کی ممبری کے امیدوار ہیں۔ ان سب میں سے چودھری ظفر اللہ خان صاحب بی۔ اے (پنجاب) ایل۔ ایل۔ بی (لندن) بیرسٹرایٹ لا۔ لاہور۔ ہر لحاظ سے قابل ترین اور موزوں امیدوار ہیں۔ چودھری صاحب موصوف ایک نہایت معزز زمیندار خاندان کے رکن ہیں۔ اور ایک لائق قانون دان ہیں۔ اور وہ جو اپنی ذاتی قابلیت اور خاندانی امتیاز کے ہر طرح سے مستحق ہیں کہ آپ اپنا ووٹ چودھری صاحب کو دیکر اور نیز اس معاملہ میں ہر قسم کی سعی کرکے ایک لائق اور قابل نمایندہ اسمبلی کے واسطے منتخب کریں۔ والسلام

نیاز مندان

(آنریبل نواب سر) **ذوالفقار علی خاں** (سی۔ ایس آئی۔ نائیٹ ممبر کونسل آف سٹیٹ)

(مولوی حاجی سر) **رحیم بخش خاں** (سابق پریزیڈنٹ کونسل آف ریجنسی ریاست بہاولپور و پریزیڈنٹ انجمن راجپوتان ہند۔ امرتسر)

(چودھری) **شہاب الدین** (بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ہائیکورٹ و پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی۔ لاہور)

(خان بہادر نواب) **محمد علی خاں** قزلباش (سی۔ آئی۔ ای)

(مجتہد العصر علامہ سید) **علی الحائری**۔ لاہور۔

(مجتہد العصر علامہ سید) **حشمت علی**۔ خیراللہ پور۔

(خان) **محمد علی خاں** (رئیس) مالیر کوٹلہ

(سید) **افضال علی** حسنی (ایم۔ اے رئیس) الریاض لاہور

(ملک) **غلام محمد** (رئیس) کوچہ ککے زئیاں۔ لاہور

(چودھری) **علی گوہر خاں** (آنریری مجسٹریٹ) قصور ضلع لاہور

(میاں) **محمد شریف** (سوداگر چرم۔ رئیس و میونسپل کمشنر امرتسر)

(چودھری) **نبی بخش** (ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب ضلع امرتسر)

(سردار) **فتح الدین خاں** (رئیس و آنریری مجسٹریٹ) لادھوکا۔ ضلع فیروزپور۔

(سید) **اکبر علی** (بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ہائی کورٹ۔ رئیس و میونسپل کمشنر و ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب) فیروزپور

(مرزا) **ناصر علی** (بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل) فیروزپور

(مولوی) **محمد شریف** (بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل) فیروزپور

(چودھری) **علی اکبر** (ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب) ضلع گورداسپور

(چودھری) **سلطان الملک** (ذیلدار و رئیس) ڈیری والہ ضلع گورداسپور

(چودھری) **غلام رسول** (رئیس) طالب پور ضلع گورداسپور

(چودھری) **فتح خاں** (رئیس) طالب پور ضلع گورداسپور

(میاں) **احمد یار خاں** دولتانہ (رئیس لڈن۔ ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)۔

(خان بہادر - چودھری) فضل علی (آنریری مجسٹریٹ و ممبر لیجلیٹو کونسل پنجاب)

(خان بہادر - رائے) ولی محمد خاں (آنریری مجسٹریٹ و آنریری سول جج و ممبر لیجلیٹو کونسل پنجاب)

(چودھری) عطاء اللہ خاں (ممبر لیجلیٹو کونسل پنجاب)

(چودھری) محمد امین (بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی وکیل ہائیکورٹ۔ ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)

(شیخ) نواب الدین مراد (بیرسٹرایٹ لا ممبر لیجلیٹو کونسل پنجاب)

(ملک) فیروز خاں نون (بیرسٹرایٹ لا۔ ممبر لیجلیٹو کونسل پنجاب۔)

(چودھری) غلام محمد خاں (ممبر لیجلیٹو کونسل پنجاب)

(سید) حسین شاہ (رئیس رجوعہ و ممبر لیجلیٹو کونسل پنجاب)

(چودھری) محمد حیات خاں (ممبر لیجلیٹو کونسل پنجاب)

(چودھری شافع علی خاں (آنریری مجسٹریٹ و ممبر لیجلیٹو کونسل پنجاب)

(خان بہادر) محمد جمال خاں لغاری (تمندار و ممبر لیجلیٹو کونسل پنجاب)

(رانا) محمد جمیل خاں (ممبر لیجلیٹو کونسل پنجاب)

اشتہار دینے والوں کو اطلاع

جب اخبار کی تقطیع بجائے ۱۸ + ۲۲ کے ۲۰ + ۲۶ بدل جائیگی تو اسی نسبت سے اشتہاروں کی اُجرت میں اضافہ ہوگا اسلئے میں بذریعہ اخبار اسکا اعلان کرتا ہوں کہ ہمارا معاہدہ مشتہرین سے اخبار کی سائز بدلنے پر ختم سمجھا جائیگا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کوئی مشتہر یہ کہنے کا حق نہ رکھیگا کہ میرے چھ ماہ کے لئے اشتہار اسی سابقہ اُجرت پر درج کرانا بلکہ سائز بدلنے پر جو اُجرت ہوگی اُسکے مطابق دینا ہوگا۔

مینیجر الفضل قادیان

اشتہاری دنیا

سے گو آپ سخت بدظن ہو چکے ہیں۔ مگر دوستو ساری دنیا ایک جیسی نہیں۔ آؤ تجربہ کرو۔ سچ اور جھوٹ کو تجربہ کی کسوٹی پر لگا کر دیکھو۔ ہم اس وقت صرف آپ کی تسلی کے لیئے چند تجربات پیش کرتے ہیں۔ جسکو پسند کرو منگا کر آزماؤ۔ اور ہماری سچائی کی داد دو۔

اکسیر تسہیل ولادت۔ اسکا کام نام سے ظاہر ہے ایسے نازک وقت میں جبکہ کوئی عزیز سے عزیز بھی کام نہیں آسکتا۔ اسکو سچا غمگسار پاؤ گے۔ ہر موقعہ اس کے استعمال سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد تولید جو زچہ کو دو دو چار چار دن تک دردوں سے سخت بے چینی رہتی ہے اللہ کے فضل سے وہ درد بھی اسکے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔ قیمت معہ محصول ڈاک عگر

اکسیر نزلہ۔ زکام نیا خواہ پرانا ہو اللہ کے فضل سے ایک دو دن میں ہی آرام آجاتا ہے۔ قیمت معہ محصول ڈاک عصہ

نسوار بے نظیر۔ دماغ بند رہتا ہو یا ناک سے چھچھڑے آتے ہوں یا ناک سے بدبو آتی ہو تو یہ نسوار ان شکایات کے دفع کرنے میں واقعی بے نظیر ہے قیمت فی تولہ ۱۲ ار معہ محصول ڈاک۔

اکسیر داد۔ داد کیلئے بینظیر چیز ہے۔ داد خواہ کسی جگہ ہو جتنی دیرینہ ہو بفضل خدا آرام آجاتا ہے قیمت معہ محصول ڈاک عصہ

دلپذیر ہیر آئل۔ بالوں کو لگانے والا خوشبودار تیل۔ دماغی کام کرنے والوں کیلئے اکسیر ہے۔ دلکو سرور۔ آنکھوں کو ٹھنڈک۔ اور دماغ کو معطر رکھتا ہے قیمت معہ محصول عہ

مجربات منظور۔ بیکاروں اور کم آمدنی والوں کیلئے خصوصاً اور عوام کے لیئے عموماً ایک دولت کا چشمہ ہے جسمیں طبی مجرب انمول جواہرات کے علاوہ بعض ایسی ایسی دستکاریاں بھی بتلائی گئی ہیں جو سینکڑوں روپیہ خرچ کرنے پر بھی نہیں حاصل ہو سکتیں۔ قیمت صرف پانچ روپیہ معہ محصول ڈاک قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی آنی ضروری ہے۔

ڈاکٹر منظور احمد منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی (لائن سرگودھا)

تریاق چشم اور سارٹیفکٹ

نمبر ۱۔ نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکٹ سول سرجن صاحب (کیمبل پور) میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ میں نے سفوف مذکورہ آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیساکہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

نمبر ۲۔ شیخ نور الٰہی صاحب۔ ایم۔ اے۔ آئی۔ ایس انسپکٹر آف سکولز ڈویژن ملتان تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم بندہ تسلیم۔ تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے۔

نمبر ۳۔ اخبار ذوالفقار شیعہ لاہور بعنوان "تنقید"۔ یہ ایک پوڈر ہے جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی گڑھی شاہ دولہ گجرات پنجاب نے بھیجا ہے اسکو ہم نے اپنے خاندانی ممبر بچوں پر استعمال کیا۔ میرے لڑکے کو گرمیوں سے آشوب چشم کی وجہ سے ککرے پڑ گئے تھے جسکی عمر ۸ سال کی ہے تین یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہو گئی۔ ایک اور بچہ کو عرصہ سے دو ماہ سے آشوب چشم تھا۔ ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککروں کا اپریشن کیا جائیگا مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اسکی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ ہم نے اپنی تندرست آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگائی جسسے نظر کو بہت فائدہ کیا۔ درحقیقت یہ دوا نہیں ہے بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہے جو تیر بہدف کا کام دیتی ہے ناظرین اسکو منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں زود اثر آنکھوں کی بیماریوں کے واسطے اور کوئی دوا نہیں ہے جو بہتر اور فائدہ مند ہو سکے اسکے فوائد کے مقابلہ میں صرف صرفیتو لہ کی کچھ حقیقت نہیں ہے اسکی ہر گھر میں رہنے کی ضرورت ہے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق چشم سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ (۷ر) بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڑھی شاہ دولہ۔ پنجاب۔

(خان بہادر - چودھری) فضل علی (آنریری مجسٹریٹ وممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)

(خان بہادر - رائے) ولی محمد خاں (آنریری مجسٹریٹ وآنریری سول جج وممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)

(چودھری) عطاء اللہ خاں (ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)

(چودھری) محمد امین (بی - اے - ایل - ایل بی وکیل ہائیکورٹ - ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)

(شیخ) نواب الدین مراد (بیرسٹرایٹ لا ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)

(ملک) فیروز خاں نون (بیرسٹرایٹ لا - ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب -)

(چودھری) غلام محمد خاں (ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)

(سید) حسین شاہ (رئیس رجوعہ وممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)

(چودھری) محمد حیات خاں (ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)

(چودھری) شافع علی خاں (آنریری مجسٹریٹ وممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)

(خان بہادر) محمد جمال خاں لغاری (تمندار وممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)

(داتا) محمد جمیل خاں (ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب)

اشتہار دینے والوں کو اطلاع

جب اخبار کی تقطیع بجائے ۱۸ × ۲۲ کے ۲۰ × ۲۶ بدل جائیگی تو اسی نسبت سے اشتہاروں کی اجرت میں اضافہ ہوگا اسلئے میں بذریعہ اخبار اسکا اعلان کرتا ہوں کہ ہمارا معاہدہ مشتہرین سے اخبار کا سائز بدلنے پر ختم سمجھا جائیگا میرا مطلب یہ ہے کہ کوئی مشتہر یہ کہنے کا حق نہ رکھیگا کہ میرے چھ ماہ کے لئے اشتہار اسی سابقہ اجرت پر درج کرو بلکہ سائز بدلنے پر جو اجرت ہوگی اسکے مطابق دینا ہوگا۔

منیجر الفضل قادیان

اشتہاری دنیا

سے گو آپ سخت بدظن ہو چکے ہیں۔ مگر دوستو ساری دنیا ایک جیسی نہیں۔ آؤ تجربہ کرو۔ سچ اور جھوٹ کو تجربہ کی کسوٹی پر لگا کر دیکھو۔ ہم اسوقت صرف آپ کی تسلی کے لیئے چند تجربات پیش کرتے ہیں۔ جسکو پسند کرو منگا کر آزماؤ۔ اور ہماری سچائی کی داد دو۔

اکسیر تسہیل ولادت۔ اسکا کام نام سے ظاہر ہے ایسے نازک وقت میں جبکہ کوئی عزیز سے عزیز بھی کام نہیں آسکتا۔ اسکو سچا غمگسار پاؤ گے۔ بر موقعہ اس کے استعمال سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد تولید جو زچہ کو دو دو چار چار دن تک درد سے سخت بے چینی رہتی ہے اللہ کے فضل سے وہ درد بھی اسکے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔ قیمت معہ محصول ڈاک ۸؍

اکسیر نزلہ۔ زکام نیا خواہ پرانا ہو اللہ کے فضل سے ایک دو دن میں ہی آرام آجاتا ہے۔ قیمت معہ محصول ڈاک عہ؍

نسوار بے نظیر۔ دماغ بند رہتا ہو یا ناک سے چھچھڑے آتے ہوں یا ناک سے بدبو آتی ہو تو یہ نسوار ان شکایات کے دفع کرنے میں واقعی بے نظیر ہے قیمت فی تولہ ۲؍ معہ محصول ڈاک۔

اکسیر داد۔ داد کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ داد خواہ کسی جگہ ہو چنبہ ونو نہیں بفضل خدا آرام آجاتا ہے قیمت معہ محصول ڈاک عہ؍

دلپذیر جیمبیر آئل۔ بالوں کو لگانے والا خوشبودار تیل دماغی کام کرنے والوں کیلئے اکسیر ہے۔ دلکو سرور آنکھوں کو ٹھنڈک۔ اور دماغ کو معطر رکھتا ہے قیمت معہ محصول عہ؍

مجربات منظور۔ بیکاروں اور کم آمدنی والوں کیلئے خصوصاً اور عوام کے لیئے عموماً ایک دولت کا چشمہ ہے جسمیں طبی مجربہ بمنول جواہرات کے علاوہ بعض ایسی ایسی دستکاریاں بھی بتلائی گئی ہیں جو سینکڑوں روپیہ خرچ کرنے پر بھی نہیں حاصل ہو سکتیں۔ قیمت صرف پانچ روپیہ معہ محصولڈاک قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی آنی ضروری ہے۔

ڈاکٹر منظور احمد منیجر شفاخانہ دلپذیر سیالانوالی (ضلع سرگودھا)

تریاق چشم اور سارٹیفکٹ

نمبر ۱۔ نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکٹ سول سرجن صاحب (کیمل پور) میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ مینے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں ڈاکٹروں اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ مینے سفوف مذکورہ آنکھونکی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیساکہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

نمبر ۲۔ شیخ نور الہی صاحب۔ ایم۔ اے۔ آئی۔ ایس انسپکٹر آف سکولز ڈویژن ملتان تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم بندہ تسلیم۔ تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے۔

نمبر ۳۔ اخبار ذوالفقار شیعہ لاہور بعنوان "تنقید"۔ یہ ایک پوڈر ہے جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی گڑھی شاہ دولہ گجرات پنجاب نے بھیجا ہے اسکو ہمنے اپنے خاندانی ممبر بچوں پر استعمال کیا۔ میرے لڑکے کو گرمیوں سے آشوب چشم کی وجہ سے ککرے پڑ گئے تھے جسکی عمر ۹ سال کی ہے تین یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہوگئی۔ ایک اور بچہ کو عرصہ سے دو ماہ سے آشوب چشم تھا۔ ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہوجاتا تھا مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی حالت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککرونکا اپریشن کیا جاویگا مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اسکی آنکھیں بالکل تندرست ہیں ہمنے اپنی تندرست آنکھونمیں ایک ایک سلائی لگائی جسنے نظر کو بہت فائدہ کیا۔ درحقیقت یہ دوا نہیں ہے بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہے جو تیر بہدف کا کام دیتی ہے ناظرین اسکو منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں زود اثر آنکھونکی بیماریوں کے واسطے اور کوئی دوا نہیں ہے جو بیضرر اور فائدہ مند ہوسکے اسکے قوام کے مقابلہ صرف عہ فی تولہ کی کچھ حقیقت نہیں ہے اسکی ہر گھر میں رہنے کی ضرورت ہے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق چشم سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ (۵ر) بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڑھی [illegible] [پنج]اب۔

تعمیر مکانات

میں عرصہ ۲۰ سال سے قادیان میں مقیم ہوں اور صدر انجمن احمدیہ کی تمام عالی شان عمارتیں ہائی سکول اور بورڈنگ ہاؤس و منارۃ المسیح وغیرہ مینے تعمیر کرائی ہیں اور اس سلسلہ میں صدر انجمن سے متعدد بار انعام اور سند خوشنودی حاصل کرچکا ہوں اور پیشتر ازیں مجھے سابقہ ملازمت میں محکمہ ریل اور بارگ ماسٹری واری گیس کے انجینیروں نے عمدہ سرٹیفکیٹ دیئے ہوئے ہیں۔ لہذا اگر کسی صاحب نے مکان بنوانا ہو تو پانچروپیہ فیصدی لاگت پر یا بطور ٹھیکہ میری معرفت مکان بنوا کر فائدہ اُٹھاویں۔

حضرت صاحبزادہ میرزا البشیر احمد صاحب کی طرف سے ایک تازہ سرٹیفکیٹ

قاضی عبد الرحیم صاحب مہتمم تعمیرات قادیان کی زیر نگرانی مرزا شریف احمد صاحب کا مکان بنوایا ہے۔ مجھے قاضی صاحب موصوف کے کام کا پہلے بھی تجربہ تھا لیکن اس کام کے دوران میں مجھے مزید تجربہ کا موقع ملا۔ میں اپنی طرف سے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ قاضی صاحب فن تعمیر میں باقاعدہ پاس شدہ سب اورسیروں سے کسی طرح کم قابلیت نہیں رکھتے۔ بلکہ بعض باتوں میں انکو عام اورسیروں سے بڑھا ہوا پایا ہے۔ عمدہ نقشہ بنانے اور نقشوں کی خوبیوں کے سمجھنے میں قاضی صاحب کی خاص قابلیت کا تجربہ کیا ہے عمدہ عمارت کے حسن و قبح کو یہ خوب سمجھتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے نقص کی طرف بھی انکی نظر بالعموم جلد پہنچ جاتی ہے۔ نگرانی میں پوری توجہ اور دلچسپی سے کام لیتے ہیں۔ حسابات کے رکھنے میں مینے انکو بہت باقاعدہ اور صاف پایا ہے اور کوئی امر خلاف دیانت مجھے انکے کام میں نظر نہیں آیا۔ والعلم عند اللہ۔ اسبات کا ذکر غالباً بے موقع نہ ہوگا کہ بطریق اظہار اطمینان و خوشنودی قاضی صاحب کو ایک مہینہ کی تنخواہ بطور انعام دیگئی ہے فقط (صاحبزادہ) مرزا البشیر احمد قادیان ۲۶/۹/۲۳ -

مزید تفصیل بذریعہ خط و کتابت ہو سکتی ہے۔

قاضی عبد الرحیم بھٹی مہتمم تعمیرات قادیان
ضلع گورداسپور

غازی محمود دھرمپال

صاحب بی۔ اے۔ کی مصنفہ کتب کے پڑھنے سے آپکو ہندو مذہب کی اندرونی تصویر پورے طور سے نظر آجائیگی اگر ہندو مذہب کے مقابلہ کیلئے مکمل مناظر بننا چاہتے ہیں تو آج ہی مندرجہ ذیل کتب کیلئے منی آرڈر ارسال فرمائیے۔

کفر توڑ رجسٹرڈ ۸ر ترک اسلام کا جواب ۔ ۸ر ست تنکن رجسٹرڈ ۱۲ر سر توڑ رجسٹرڈ ۸ر جز ۸ر یجروید کا اردو ترجمہ ۸ر انیسویں صدی کا مہارشی ۸ر مصنفہ میر قاسم علی صاحب۔ کفر توڑ مصنفہ حسین میر ۸ر المشتہر منیجر کفر توڑ بک ایجنسی بھاٹی دروازہ لاہور۔

وہ کونسا احمدی ہے

جو کہ مولوی دلپذیر صاحب جیسے شاعروں کی دلچسپ پنجابی نظموں کو پسند نہ کرتا ہو۔ مثلاً در بارہ مہدی ۳ر گھڑیال احمدی ۳ر تحفہ مسیح ۲ر تحفہ مہدی ۳ر جنڈری ۲ر نیزہ احمدی ۳ر دوحانی چرخہ ۳ر منارۃ المسیح ۳ر اسلامی شادی ۳ر مرزا صاحب ۲ر عاقبۃ المکذبین ۳ر تحفہ احمدی ۳ر تحفہ مسیح موعود ۳ر موتی مالا ۸ر ران وہ سوتی ۲ر سچا موتی ۲ر اخبار مہدی ۲ر اسکے علاوہ تمام کتب سلسلہ نصیر شاپ قادیان۔

آریوں اور سکھوں میں تبلیغ کیلئے بہترین کتابیں

یہ مفصلہ ذیل کتب جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور سابق سردار سنگھ دو دوان بر ہمچاری کی وہ معرکۃ الآراء تصانیف ہیں جنہوں نے غیر مذاہب کی جڑیں ہلادی ہیں۔ آریہ مذہب کی حقیقت ۸ر پردہ فیصلہ ۳ر سوالوں کا جواب ۸ر شد ودھم اور سوراج ۸ر قضیہ گائے پر تنقیدی نظر ۲ر وید اور قربانی ۸ر قرآن اور وید کا مقابلہ ۸ر باوا نانک کا مذہب ۸ر ست اپدیش ۸ر سو اکھری یا باوا نانک مجلد ۸ر سکھوں سے مباحثہ ۸ر مسلمانوں کے احسان سکھوں پر ۵ر آدان کا گورمکھی ترجمہ ۸ر اکٹھی خریدنیوالوں کو محصولڈاک معاف ملنے کا پتہ

منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بیسویں صدی کی بہترین ایجاد

شفاء بخار جو ہر قسم کے بخار کو خدا کے فضل سے دو دن میں کھو دیتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ **شفاخانہ محمدی علیگڑھ**

نو ایجاد مشین سیویاں

جسکو نا بالغ بچہ چلا سکتا ہے عرصہ نو سال سے کارخانہ ہذا میں صرف یہی مشین تیار ہوتی ہے اس سے اسکی قبولیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول۔ قیمت فی مشین پیتل پالش شدہ سوراخ چھلنی ۱۲۰ سوراخ چھلنی ۲۱۲ والی ۱۲ روپیہ۔

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان پنجاب

نمبر وصیت ۲۰۵۴

میں شمشاد علی خاں ولد تاج محمد خاں قوم راجپوت ساکن کانھور ڈاک خانہ کانھور تحصیل و ضلع رہتک پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اُسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) میں اپنی ماہواری آمدنی میں سے سرکاری اور دیگر ضروری اور بے اختیاری وضعات کے منہا کرنے کے بعد دس فیصدی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور نمبر ۲ کا نمبر ۱ پر کوئی اثر نہ ہوگا۔

العبد

خاکسار شمشاد علیخاں موصی بقلم خود آئی سی۔ ایس
گواہ شد محمد انسان الحق بھاگلپوری ناظر عدالت جج مقام مونگیر ۳ جولائی
گواہ شد محمد سعید الحسن مختار احمدی بقلم خود مختار عدالت دیوانی و فوجداری مونگیر

نمبر وصیت ۲۰۵۴

میں شمشاد علی خاں ولد تاج محمد خاں قوم راجپوت ساکن کانھور ڈاک خانہ کانھور تحصیل و ضلع رہتک پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) میں اپنی ماہواری آمدنی میں سے سرکاری اور دیگر ضروری اور بے اختیاری وضعات کے منہا کرنے کے بعد دس فیصدی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور نمبر ۲ کا نمبر ۱ پر کوئی اثر نہ ہوگا۔

العبد

خاکسار شمشاد علیخاں موصی بقلم خود آئی سی ایس

گواہ شد

محمد احسان الحق بھاگلپوری ناظر عدالت جج صاحب مقام مونگیر ۳ جولائی

گواہ شد

محمد سعید الحسن مختار احمدی بقلم خود مختار عدالت دیوانی و فوجداری مونگیر